تخلیق و ترتیب: محمد یوسف نعیم

امی

میری امی میری امی بہت ہی یاد آتی ہیں
کبھی دن بھر کبھی شب بھر بہت یاد آتی ہیں

میرے بچپن میں وہ مجھ سے بہت ہی پیار کرتی تھیں
کبھی جھولے جھولاتی وہ کبھی ٹہلانے لے جاتی تھیں

میرے نخرے اٹھا کر بھی بڑی مسرور ہو جاتیں
وہ مشفق تھیں مہرباں تھیں محبت کی وہ وادی تھیں

میرے غم کو وہ مجھ سے چند لمحوں میں ہٹاتی تھیں
مجھے خوش دیکھ کر وہ اپنا غم بھی بھول جاتی تھیں

نئے جوتے نئے کپڑے کھلونے وہ دلاتی تھیں
وہ میرا نہ دھلاتی تھیں وہ نہلاتی دھلاتی تھیں

میری امی تیرے بن گھر تو اب سُونا سا رہتا ہے
میری امی میرا دل تیرے بن اُداس رہتا ہے

میں جب بارہ برس کا ہو گیا آ گئی اَجل تیری
جماعت ہفتم میں پڑھتا تھا درسگاہ ایف ڈی تھی میری

ملا جب دکھ لٹا تب سکھ ویراں ہو گئی میری د
مقامِ ماں کیا ہے؟ تب کھلیں جا کے میری اَکھیاں

کوئی بیٹا کوئی بیٹی کوئی اَبا کوئی اَماں
کوئی بھائی کوئی بہن یوں رشتوں سے بنی دنیا

نہ سمجھا تھا صبر کیا ہے رواں ہو گئے اَشک میرے
نہ تھمتے تھے میرے آنسو گذرتیں یوں میری گھڑیاں

میری نانی میری مامی میری پھوپھو میری خالہ
میں ان میں ڈھونڈتا امی نہ امی کو تھا میں پاتا

اُداسی چھا گئی دل پر غموں کا بوجھ تھا دِل پ
میں خود بھی روتا تھا دِن بھر اور تھا اوروں کو رُلا

میرے ابو بھی مجھ کو دیکھ کر بے تاب ہو جاتے
یقیناً وہ بھی روتے تھے مگر آنسو چھپاتے تھے

نہ دنیا میں ہے اب نانی نہ پھوپھو اور مامی ہے
یہ رشتے داریاں فانی یہ دنیا خود بھی فانی ہے

وقت وہ آنے والا ہے یہ رشتے ٹوٹ جائیں گے
اجنبی ہو گا ہر رشتہ سبھی پھر بھول جائیں گے

اصل ہے چیز وہ جس کی ضرورت ہے ہمیں سب کو
ایمان خالص عمل صالح ملے رحمت ہمیں سب کو

دعا ہے یہ میرے بھائی یہ سب چیزیں ملیں ہم کو
نہ منزل ماں ہماری ہے فقط سمجھو سبھی اس کو

ذریعہ ہے یہ جنت میں پہنچنے کا سمجھ لو تم
کرو راضی کرو خدمت سکھی رکھو امی کو تم

یہ دنیا کی حقیقت ہے کیا سمجھا کبھی تم نے
کیا دیکھا تماشا بکری بندر کا کبھی تم نے

یہ دنیا بھی تماشا ہے تماشا ہی اسے سمجھو
مگر غفلت میں پڑ کر تم اسے بیکار نہ سمجھو

یہ دنیا عمل کی جا ہے نہ غافل رہ کبھی اس سے
صلوٰۃ و صوم کو نہ چھوڑ نہ کر غفلت کبھی اس سے

یہ سورج' چاند اور تارے قطاروں میں جبل سارے
یہ گھوڑا' اونٹ اور ہاتھی یہ تیرے ہیں خدم سارے

یہ جتنی نعمتیں ہیں جن کے کرتا ہے تو نظارے
مگر ہے ایک دِن جب ہو گا آڈٹ اے میرے پیارے

☆......☆......☆......☆......☆......☆

[illegible]

آپ نے جو کتب تالیف فرمائیں' اُن میں سے چند ایک درج ہیں:
(۱) مسائل و احکام رمضان المبارک (۲) مسائل رمضان۔ (۳) مسائل عشر۔ (۴) مسائل زکوٰۃ۔
(۵) نمازِ محمدی۔ (۶) تحفۃ الاحادیث علی نخبۃ الاحادیث۔ (۷) رحمۃ الاحوذی تعلیق علی الترمذی (عربی)۔
(۸) نیل المرام تعلیق علی بلوغ المرام (عربی)۔ (۹) نور المفاتیح علی مشکوۃ المصابیح (عربی)۔

اللہ تعالیٰ نے مولانا صاحب کو تین بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا تھا مولانا نے اپنی ساری اولاد کو دینی تعلیم دلوائی۔ مولانا ۲۵ جولائی ۲۰۰۷ء بروز بدھ نمازِ عشاء ادا کرتے ہوئے سجدے میں گئے تھے کہ اسی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی بشری کوتاہیوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین۔ مولانا کی نمازِ جنازہ جماعت اہل حدیث کی معروف شخصیت جید عالم دین نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ مولانا نے اپنے لواحقین میں ایک بیوہ' تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆